# حصّہ دوم

(Part - 2)

## 02 - قراءت کے شعبے

### 02.1 پانچ شعبے: (five topics)

قراءت کے اصول و قواعد پانچ شعبوں میں تقسیم ہو سکتے ہیں۔

(1)اِعراب (2)وقوف (3)مخارج (4)ترکیب (5)صفات

جو کوئی ان پانچوں اعتبار سے قرآن صحیح پڑھے ، وہ قاری ہے۔ پہلے دو شعبوں یعنی "**اعرابِ حروف**"اور"**وقوفِ کلمات**"میں ان کے اصول و قواعد کی صرف واقفیت کافی رہتی ہے۔ان کے لیے باقاعدہ مشق کی اتنی ضرورت نہیں پڑتی۔البتہ پڑھتے وقت مکمل درستگی برقرار رکھنے کے لیے اس طرف پوری توجہ بہر حال درکار ہے۔ جبکہ آخری تین شعبے ایسے ہیں کہ جن میں نہ صرف ان کے قواعد کا علم ہونا ضروری ہے بلکہ ان اصولوں کی روشنی میں باقاعدہ مشق بھی کرنی پڑتی ہے۔ان کی جتنی مشق بڑھتی ہے اسی قدر اس کی ادائیگی میں حسن اور نکھار آتا جاتا ہے۔

### 02.2 اِعراب: (diacritics)

عربی میں کسی اسم کی حالت فاعلی، مفعولی یا اضافی اس اسم کے آخری حرف کی حرکت کو دیکھ کر معلوم کی جاتی ہے جیسے ولدٌ،ولدًا،ولدٍ۔ عربی میں لفظ کے آخری حصے کی اس تبدیلی کو دراصل "اعراب" کہتے ہیں۔ جب کہ پورے لفظ پر لگنے والی علامات (زبر، زیر اور پیش) حرکات ہیں جنہیں" اشکال" کہا جاتا ہے ۔یہ اشکال صوتیاتی رہنما کے طور پر کام کرتے ہیں۔

تاہم اعرابِ حروف اور حرکات کے شعبے میں مندرجہ ذیل تمام ہی تفصیلات شامل کی جاسکتی ہیں۔

1. عربی حروفِ تہجی، ان کی پہچان اور درست ادائیگی۔
2. زبر ، زیر ، پیش ، جزم ، تنوین ، کھڑا زبر ، کھڑی زیر ، اُلٹا پیش ، مدّہ اور تشدید وغیرہ کی مکمل تعلیم۔
3. حروفِ علّت، حروفِ مدّہ اور حروفِ لینہ وغیرہ کا تعارف۔
4. حروف کی مختلف اشکال کے ساتھ آوازیں، اور ان کی تفصیلات۔
5. حروف سے مل کر الفاظ کا بننا۔
6. عربی رسم الخط کے خصوصی پہلو۔ مثلاً زائد الف، زائد واؤ اور زائد یا (ی) کا استعمال، وغیرہ وغیرہ۔

تجوید کے دیگر شعبوں سے واقفیت سے قبل، سب سے پہلے اوپر بیان کیے گئے اعرابِ حروف کے تمام پہلوؤں کی مکمل تعلیم ضروری ہے۔ اس کے لیے ہر ایک کو ابتدائی عربی قاعدہ سے استفادہ کرنا لازمی ہے۔ یہ عربی قاعدہ عموماً " يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنْ " کے نام سے موسوم ہوتا ہے اور تقریباً ہر کتب فروش کے ہاں مل جاتا ہے۔

## 02.3 وقوف: (stops & pauses)

دیکھو! جب بھی کوئی بات کی جاتی ہے تو کہتے ہوئے ہم کبھی ٹھہر جاتے ہیں اور کبھی نہیں ٹھہرتے ، کہیں کم ٹھہرتے ہیں تو کہیں زیادہ۔ اس ٹھہرنے اور نہ ٹھہرنے ہی سے سننے والے کو بات درست طور سے سمجھنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔ اس کی وضاحت کے لیے درجہ ذیل اردو کے ایک جملے سے ہم مثال دیتے ہیں۔

پہلی صورت: انھیں روکو (وقفہ) مت جانے دو۔

مطلب: {انھیں روکو، ان کو جانے نہ دو}

دوسری صورت: انھیں روکو مت (وقفہ) جانے دو۔

مطلب: {انھیں مت روکو، بلکہ ان کو جانے دو}

Siddiqui Publications

چوں کہ قرآن مجید بھی گفتگو کے انداز میں نازل ہوئی ہے لہٰذا اس کے مناسب مقام پر ٹھہرنے اور نہ ٹھہرنے سے ہی بات کا صحیح مفہوم ادا ہوتا ہے۔ چناں چہ اہلِ علم نے اس ٹھہرنے ، یا نہ ٹھہرنے کی جگہوں پر ہمارے لیے قرآن میں علامتیں مقرر کر دی ہیں جن کو "**رموزِ اوقاف** " کہتے ہیں۔ ضروری ہے کہ قرآنِ مجید کی تلاوت کرنے والے ان رموز کا خیال رکھیں۔ ان رموزِ اوقاف کی تشریحات عموماً ہر قرآنِ کریم کے آخری اوراق میں دستیاب ہوتی ہیں۔ تاہم اس کے اہم نکات کا ایک مختصر سا خاکہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

## (الف) اہم اموز:

### ٹھہرنا

| علامات | توضیحات |
|---|---|
| م | یہاں لازمی ٹھہرنا ہوگا |
| (۲۳) | آیت کا اختتام |
| قف | نشان (ٹھہرنے کی علامت) |

Siddiqui Publications

### وقوف

| علامات | توضیحات |
|---|---|
| ط | کچھ رکنا بہتر ہوگا |
| ج | ٹھہرا جا سکتا ہے |
| صل | وقف کیا جا سکتا ہے |
| ص | اختیاری وقف |
| وقفہ | نسبتاً طویل وقف |

## تسلسل

| علامات | توضیحات |
| --- | --- |
| لا | یہاں بالکل نہ ٹھہریں |
| ز | مسلسل پڑھیں |
| صلي | مسلسل پڑھنا بہتر ہے |

### (ب) ان رَموزِاوقاف کے علاوہ، وقوف کے کچھ اور بنیادی قاعدے بھی ہیں جوذیل میں بیان کیے جاتے ہیں:

1. قراءت کے وقت ایک آیت کی تکمیل پر جب وقف کرنا مقصود ہو تو آخری حرف کو ساکن ادا کرنا چاہیے۔ جیسے آیت ،اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ پر رُکنے کی صورت میں اِس کا آخری متحرک دال(دُ) ،ساکن دال(دْ) میں بدل جائے گا۔
2. بڑی آیتوں کے پڑھتے ہوئے درمیان میں سانس کے ٹوٹ جانے سے جو وقف پیدا ہوگا ، اس کو "وقفِ اِضطراری" کہتے ہیں۔ایسی صورت میں پچھلے ایک دو الفاظ کو دُہرا کر آگے کی عبارت پڑھی جانی چاہیے تاکہ یہ ظاہر ہو جائے کہ یہاں مجبوراً ٹھہرنا پڑا تھا۔علاوہ ازیں،اس وقفِ اِضطراری پر اس بات کا بھی خیال کرنا چاہیے کہ سانس ، لفظ کی متحرک ادائیگی کرتے ہوئے نہ ٹوٹے ، بلکہ اس کے آخری حرف کو ساکن کر لیا جائے۔ البتہ ، دوبارہ ملا کر پڑھتے وقت ضرورت کے مطابق اسے متحرک ہی پڑھا جائے گا۔
3. ایسا لفظ جس کے آخری حرف پر تنوین ہو تو یہ دیکھنا نہایت ضروری ہے کہ یہاں دوزبر،دوزیر یا دو پیش میں سے کون سی تنوین ہے۔ اگر وہ آخری حرف ، دوزبر والا ہو اور اس پر ٹھہرنا ہو تو رُکتے وقت اسے مدّہ صغیرہ سے بدل دیں گے۔ جیسے شَيْئًا کا وقف شَيْءَا (شَيْ آ) کی صورت میں ادا ہوگا۔ لیکن اگر آخری حرف،دوزیر یا دو پیش کے ساتھ ہو تو اُسے ساکن وقف کیا جائے گا۔ چناں چہ شَيْءٍ اور شَيْءٌ کے ہمزہ کو ساکن کرکے پڑھیں گے یعنی شَيْءْ ادا کیا جائے گا۔

Siddiqui Publications

4. ایسا لفظ جو بیک وقت متحرک اور مشدّد نون پر ختم ہو (جیسے جَآنٌّ) اور اس پر وقف کرنا ہو تو اس کا نون ، ساکن پڑھا جائے گا مگر ساتھ ہی تشدید والا نون ہونے کی وجہ سے ، غُنّہ ضرور ادا کیا جائے گا ۔ (غُنّہ کی تفصیل سیکشن 03.1.5 میں ملے گی)۔ مثال کے طور پر آیت ،لاَ یُسْئَلُ عَنْ ذَنْبِه اِنْسٌ وَّلاَجَآنٌّ کے لفظ جَآن پر ٹھہر جانا ہو تو اس وقت اس کا نون ، ساکن ہو جائے گا یعنی اسے جَآن پڑھیں گے ۔ مگر ساتھ ہی مشدد "نّ" کے سبب غُنّہ کی پورے طور سے ادائیگی کی جائے گی۔

## 02.4 بقیہ اُصول: (remaining items)

اِعراب اور اوقاف کے اس تذکرے کے بعد تجوید کے دیگر اہم اصول، جن میں مخارج اور تراکیب کے علاوہ صفاتِ حروف شامل ہیں، کا ایک مختصر خاکہ آئندہ کے صفحات (حصہ سوم) میں پیش کیا جاتا ہے۔ مخارج کے باب میں، مخارجِ حروف کے علاوہ غنّہ، مدّہ وغیرہ کے قاعدے بتلائے گئے ہیں۔ جب کہ تراکیبِ حروف کی تفصیل میں ادغام، اظہار، اخفاء یا تفخیم و ترقیق وغیرہ کے طریقے بیان کئے گئے ہیں۔ ان کے علاوہ صفاتِ حروف کے ضمن میں اس کے چند اہم ارکان کی تفصیل بھی درج ہے۔

یاد رہے کہ Part-3 میں دیئے گئے تجوید کے تمام اصول از خود صحیح طور سے نہیں سیکھے جا سکتے۔ بلکہ اس کی درست ادائیگی کے لئے کم از کم ایک بار کسی استاد کی مدد لینا بہت ضروری ہے۔ جیسا کہ اس سے قبل بھی بتایا گیا کہ تجوید کے یہ وہ شعبے ہیں جن کے صرف قاعدے جان لینے پر اکتفا نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ ان کی باقاعدہ مشق بھی کرتے رہنا چاہیے۔

آخر میں اصولِ تجوید کی مشق کے لیے سیکشن 03.10 میں تین اہم پٹّیاں بھی دی گئی ہیں جو کہ اس تعلیم کی ابتدا کرنے والوں کے لیے نہایت فائدہ مند ہیں۔

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ

فَاسْتَمِعُوا لَهُ

وَأَنصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ

Siddiqui Publications